ادبیات

غزل

حرمت الاکرام

لگتا ہے جیسے ایک زمانہ اداس ہے
لیکن یہ سوچ، کیا کوئی مجھ سا اداس ہے

اس وضعِ دلدہی سے لرزتا ہے اور دل
مجھ کو اداس دیکھ کے دنیا اداس ہے

قاتل کو رحم آئے تو ہے سوچنے کی بات
ڈوبا ہے جانے کون کہ دریا اداس ہے

لمحوں کے سلسلے میں ہے غم کی بھی اک کڑی
یہ کائنات کل سے زیادہ اداس ہے

صبح اک لٹی بساط ہے شام اک بجھا چراغ
ہم دل جلوں کا شہر بھی کتنا اداس ہے

شاید کہ رہ گئی نہ کوئی جائے عافیت
خوابوں کا ایک ایک جزیرہ اداس ہے

اک سوچ نیند کے عوض آنکھوں میں آبسی
کیا بات ہے کہ شام کا چہرہ اداس ہے

لینے لگی تھی سانس فضاؤں کی خامشی
ڈھلنے لگی جو رات تو دنیا اداس ہے

جلتی ہے دھیرے دھیرے کسی یاد کی چتا
پچھلے پہر کی بزم تماشا اداس ہے

یہ خلوتِ رموز ہے کس درجہ بے خروش
حشر آفریں خلاؤں کی دنیا اداس ہے

حرمت نہ جانے کہہ گئی کیا جاتے جاتے رات
مجھ سے زیادہ صبح کا تارا اداس ہے